www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة : خصائص الشريعة الإسلامي – جزء ٣

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:[1]

اسلامی شریعت کی امتیازی خصوصیات -قسط٣

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الذين آمَنُواْ اتَّقُواْ اللہ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مسلِمُون).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللہ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللہ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد و ثنا کے بعد!

سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، (دین میں) ایجاد کردہ ہر نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

---

[1] میں نے خطبات کے اس سلسلہ کو تیار کرنے میں بنیادی طور پر شیخ عمر بن سلیمان الأشقر کی کتاب "مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ" پر اعتماد کیا ہے، پھر اس میں اللہ کی توفیق اور آسانی سے کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کی تعظیم بجالاؤ‘ اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے باز رہو‘ نیکی کام انجام دینے اور برے کام سے باز رہنے پر صبر سے کام لو اور جان رکھو کہ اللہ تعالی نے ایک عظیم مقصد کے پیش نظر شریعتیں مقرر فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں کو دین و دنیا کی بھلائی کی رہنمائی کی جائے، کیوں کہ انسانی عقل بذات خوت ایسے قوانین واحکام وضع نہیں کرسکتی جو لوگوں کو سیدھی راہ کی رہنمائی کرسکیں، بلکہ یہ اس اللہ کی خصوصیات میں سے ہے جو اپنی صفات میں کامل، اپنے افعال واقوال اور تقدیر میں حکیم، اپنی مخلوق کی مصلحتوں سے باخبر اور ان پر مشفق ومہربان ہے، جبکہ انسان کا علم بہت ناقص ہے۔

اے مومنو! گزشتہ خطبہ میں ہم نے اسلامی شریعت کے بعض خصائص پر گفتگو کی تھی اور آج اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہیں:

۱۱- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ انصاف پسند غیر مسلم جب اس سے واقف ہوتا ہے تو حیران وششدر رہ جاتا ہے اور اسے یہ یقین ہوجاتا ہے کہ وہ اللہ کی جانب سے نازل کردہ ہے اور یہ کہ تمام انسان مل کر بھی اس جیسی خوبصورت اور محکم شریعت نہیں پیش کرسکتے، یہ غیر مسلم کی جانب سے حق کی شہادت و گواہی ہے، اللہ تعالی نے قرآن کے بارے میں سچ فرمایا: (ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا).

ترجمہ: اگر یہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقینا اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

۱۲- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص اس سے واقف ہوتا اور اسے یہ یقین ہوجاتا کہ وہ اللہ کی جانب سے ہے اور یہ ناممکن ہے کہ وہ انسان کی جانب سے ہو، تو اس کی وجہ سے وہ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے، ایسے لوگوں کی تعداد بے شمار ہے، خواہ کافر ممالک کے باشندے ہوں یا اسلامی ممالک میں رہنے والے غیر مسلم، خواہ تعلیم یافتہ لوگ ہوں یا ناخواندہ طبقہ۔

۱۳- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ افراط و تفریط کے درمیان ایک معتدل مذہب ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وكذلك جعلناكم أمة **وسطا** لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا)

ترجمہ: ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں۔

چنانچہ اسلام کی تعلیمات عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق وسلوک کے باب میں معتدل اور متوسط ہیں۔

۱۴- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ روح اور جسم کی ضروریات کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی دعوت دیتی ہے، چنانچہ روحانی اور دنیاوی زندگی کے درمیان کوئی تصادم نہیں پایا جاتا، کیوں کہ شریعت مختلف قسم کی قلبی، جسمانی اور روحانی عبادتوں کے ذریعہ روح کو پاک وصاف کرنے کی دعوت دیتی ہے، جیسے توکل، خوف، امید ورجا، نماز، روزہ، حج، ذکر الہی، خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا اور ان جیسی دیگر عبادتیں جو ایمان کی شاخوں میں داخل ہیں اور جن کی تعداد ستر سے زائد ہے۔ برخلاف انسانی طرز ہائے زندگی کے، جیسے مادہ پرست سیکولزم جو روحانی ضرورت کو یکسر فراموش کرتی اور انسان کو محض مادہ پرست مخلوق بن کر رہنے کی دعوت دیتی ہے، جو صرف اپنی مادی ضرورت کے بارے میں ہی سوچے، خواہ اس کی خاطر اسے اپنے والدین اور خاندان سے ہی کیوں نہ ہاتھ دھونا پڑے، یہی وجہ ہے کہ سیکولزم کے ماننے والوں کے درمیان خاندانی نظام درہم برہم ہو گیا اور مرد وعورت کا باہمی رشتہ صرف دوستی تک محدود ہو کر رہ گیا۔

مادہ پرست سیکولزم کے برخلاف رہبانیت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جسمانی ضرورت سے پہلو تہی کرتی ہے، بنابریں وہ اپنے ماننے والوں کو شادی بیاہ سے دور رہنے کی دعوت دیتی ہے، اور اللہ کی حلال کردہ بعض پاک چیزوں کو بھی حرام ٹھہراتی ہے، جیسا کہ کنیسوں کے راہبوں کے یہاں اس پر عمل ہے۔

جہاں تک اسلام کی بات ہے تو وہ انسان کی روحانی اور جسمانی ضرورتوں کا اعتراف کرتا اور ان کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی دعوت دیتا ہے، چنانچہ وہ مادہ پرستی میں منہمک ہونے، رہبانیت اور تشدد اختیار کرنے سے منع کرتا ہے اور روئے زمین پر تگ ودو کرنے اور اس کی آبادکاری میں حصہ لینے کا حکم دیتا ہے، اسی طرح بندہ اور اس کے رب کے درمیان تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کا بھی حکم دیتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اپنے آپ کو عبادت میں منہمک رہنا چاہتے تھے تو آپ نے ان سے

فرمایا:(تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے)[1]۔جب بعض صحابہ نے کہا: وہ گوشت نہیں کھاتے، بعض نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔چوتھے نے کہا:میں راتوں کو قیام کروں گا اور آرام نہیں کرو گا،تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے فرمایا:(میں گوشت بھی کھاتا ہو،عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں،روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں ، جس نے میری سنت سے رغبت ہٹالی وہ مجھ سے نہیں)[2]۔

مذکورہ تمہید کے بعد آپ جان رکھیں کہ شریعتوں کے اہداف ومقاصد کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے،جو شخص اس مقدمہ کو سمجھ لے،اس کے لیے اللہ کی اس حکمت کو سمجھنا آسان ہوجائے گا جس کے پیش نظر اللہ نے شریعتیں نازل فرمائی۔

- **اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے' مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے' میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں' آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں' یقیناوہ خوب معاف کرنے والابڑامہربان ہے۔**

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

۱۵-اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت اس کی تعلیمات کی عمدگی اور حسن ہے،چنانچہ وہ ہر اس عمل کی دعوت دیتی ہے جس کا حسن وجمال عقل صحیح اور فطرت سلیمہ سے معلوم ہوتا ہے اور ہر کام سے منع کرتی ہے جس کی قباحت عقل صحیح اور فطرت سلیمہ سے معلوم ہوتی ہے،اللہ تعالی فرماتا ہے: (ومن **أحسن** من الله **حكما** لقوم يوقنون)

---

[1] اسے احمد (۲۶۸/۶) وغیرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور "المسند" (۲۶۳۰۸) کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔اس حدیث کی اصل صحیحین میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے مروی ہے۔

[2] اسے بخاری (۵۰۶۳) اور اسی طرح مسلم (۱۴۰۱) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ترجمہ: یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالی سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: (إن الله يأمر بالعدل **والإحسان** وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون)

ترجمہ: اللہ تعالی عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

شیخ عبد الرحمن بن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شریعت کی تعلیمات، اچھے اعمال، حسن اخلاق اور بندوں کی مصلحتوں (کا خیال رکھنے) کا حکم دیتی ہیں، عدل وانصاف، احسان، رحم دلی اور خیر وبھلائی پر ابھارتی ہیں، ظلم وتعدی اور بد اخلاقی سے منع کرتی ہیں، چنانچہ کمال کی ہر وہ خوبی جسے انبیاء ورسل نے درست قرار دیا، اسے اسلامی شریعت نے بھی درست قرار دیا اور ہر وہ دینی ودنیوی مصلحت جس کی سابقہ شریعتوں نے دعوت دی، اسلامی شریعت نے بھی اس پر آمادہ کیا، اور ہر برائی اور فساد انگیزی سے روکا اور اس سے دور رہنے کی تلقین کی[1]۔

اسلامی شریعت کی یہ چند امتیازی خصوصیات ہیں، جو شخص انہیں جان لے اور سمجھ لے وہ اسلامی شریعت میں پوشیدہ اللہ کی حکمت سے بھی واقف ہو جائے گا اور ہمارے زمانے کے منافقوں یعنی سیکولزم کے علمبرداروں کی گمراہی بھی اس پر آشکار ہو جائے گی جو اسلام اور اس کے احکام پر طعن وتشنیع کے نشتر برساتے اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ ایک پسماندہ اور دقیانوس مذہب ہے۔

- آپ یہ بھی یاد رکھیں-اللہ آپ کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے-کہ اللہ نے آپ کو ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے، اللہ فرماتا ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

---

[1] معمولی تصرف کے ساتھ (الدرة المختصرة في محاسن الدين الإسلامي) سے ماخوذ، ص ۱۵، ناشر: دار العاصمة-ریاض

- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہمیں اپنی محبت اور ہر اس عمل کی محبت عطا فرما جو تجھ سے قریب کردے۔
- اے اللہ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔
- اے اللہ ! ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما، چھوٹے ہوں یا بڑے، پہلے کے ہو ں یا بعد کے، علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔
- سبحان ربنا رب العزة عما يصفون، وسلام على المرسلين، والحمد لله رب العالمين. اللهم صل وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

www.saaid.net/kutob

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com